اٰیاتُھا ۱۱۸ | سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَکِّیَّۃٌ (۲۳) (۷۴) | رُکُوْعَاتُھا ۶

سورہ ۱؎ مومنون مکہ میں نازل ہوا اور اس میں ایکسو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ

البتہ وہ ایمان لانے والے رستگار ہوئے ۲؎ جو اپنی نمازوں میں (خدا کے سامنے)

صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ ۝٢ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ

گڑگڑاتے ہیں اور جو بیہودہ باتوں سے منہ پھیرے

مُعْرِضُوْنَ ۝٣ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوْنَ ۝٤ وَ

رہتے ہیں اور جو زکوٰۃ (ادا) کیا کرتے ہیں اور

الَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ ۝٥ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ

جو (اپنی) شرمگاہوں کو (حرام سے) بچاتے ہیں۔ مگر اپنی بیبیوں سے یا

اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝٦

اپنی زرخرید لونڈیوں سے کہ ان پر ہرگز الزام نہیں ہو سکتا، پس جو شخص اس کے

فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْعٰدُوْنَ ۝٧

سوا (کسی اور طریقہ سے شہوت پرستی کی) تمنا کرے تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھ جانیوالے ہیں،

وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ ۝٨ وَ

اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھتے ہیں اور جو

الَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝٩ اُولٰٓئِکَ

اپنی نمازوں کی پابندی کیا کرتے ہیں (آدم کی اولاد میں) یہی لوگ

ھُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝١٠ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ

سچے وارث ۳؎ ہیں جو بہشت بریں کا حصہ لیں گے،

الجزء ۱۸

۱؎ اس سورہ میں خدا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے۔ جیسے مومنوں کی مدح اور شناخت انسان کی خلقت، خدا غافل نہیں ہے، جانوروں سے تحصیل عبرت، حضرت نوح کا قصہ، حضرت لوط کا قصہ، حضرت موسیٰ و عیسیٰ کا تذکرہ، جو جس کے پاس ہے وہ اس میں خوش ہے، مومنین کی مدح، جب لوگوں پر عذاب آجائیگا تب چیختیں گے، خدا ہی کو ہر قسم کا اختیار ہے، برائی کا جواب بھی اچھا دو، قیامت میں کفار کی تمنا، خدا کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں وغیرہ۔

۲؎ محمد بن محمود قزوینی شافعی نے لکھا ہے کہ جب حضرت علی پیدا ہوئے اور حضرت رسول دیکھنے آئے تو رسول کو دیکھتے ہی ہنسے اور عرض کی "السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" اور آپ کی طرف متوجہ ہو کر قرآن پڑھنا شروع کر دیا حالانکہ اسوقت تک قرآن نازل ہونا شروع بھی نہیں ہوا تھا اور سورۂ مومنون کو شروع سے خالدون تک پڑھا تو حضرت نے فرمایا اے علی تمہاری وجہ سے ان مومنوں نے رستگاری پائی۔

۳؎ وارث ہونیکا مطلب یہ ہے کہ جس طرح دنیا میں قرابت کی وجہ سے کسی شخص کا ترکہ بغیر قیمت خرچ کئے ملتا ہے اسیطرح یہاں ایمان اور نیکی کی وجہ سے خدا کی بارگاہ سے قربت حاصل ہوگی اور بغیر کچھ دام چکائے بہشت مل جائے گی۔ ۱۲

انسان کی خلقت

هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ

(اور) یہی لوگ اُس میں ہمیشہ (زندہ) رہیں گے اور ہم نے آدمی کو

سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾

گیلی مٹی کے جوہر سے پیدا کیا، پھر ہمنے اُسکو ایک محفوظ جگہ (عورت کے رحم) میں نطفہ بنا کر رکھا،

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً

پھر ہم ہی نے نطفہ کو جما ہوا خون بنایا پھر ہم ہی نے منجمد خون کو گوشت کا لوتھڑا بنایا، پھر ہم ہی

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ

نے لوتھڑے کی ہڈیاں بنائیں، پھر ہم ہی نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر ہم ہی نے اُس کو

اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾

(روح ڈالکر) ایک دوسری صورت میں ملہ پیدا کیا (سبحان اللہ خدا بابرکت ہے جو سب بنانیوالوں سے بہتر ہے

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

پھر اسکے بعد یقیناً تم سب لوگوں کو (ایک ایک دن) مرنا ہے اسکے بعد قیامت کے دن تم سب کے سب قبروں سے

تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا

اٹھائے جاؤ گے، اور ہم ہی نے تمہارے اوپر تہ بہ تہ آسمان ۱۲ بنائے اور ہم مخلوقات

كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

سے بے خبر نہیں ہیں اور ہم ہی نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی

بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍ بِهٖ

برسایا، پھر اس کو زمین میں (حسب مصلحت) ٹھہرائے رکھا اور ہم تو یقیناً اس کے غائب کر

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ

دینے پر بھی قابو رکھتے ہیں، پھر ہم نے اس پانی سے تمہارے واسطے کھجوروں اور انگوروں کے باغات بنائے

اَعْنَابٍ لَّكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾

کہ اُنمیں تمہارے واسطے (طرح طرح کے) بہتیرے میوے (پیدا ہوتے) ہیں اُنمیں سے بعض کو تم لوگ کھاتے ہو

ملہ منی جو خون سے بنتی ہے اُس سے آدمی بنا دیا جس میں روح عقل کی سی نعمت موجود قوتیں ایسے کہ جل جلالہ پھر آنکھ، کان، ناک، ہاتھ، پاؤں اور تمام اعضاء ایسے دیئے کہ سبحان اللہ۔ حواس عطا کئے ان تمام امور سے اور منی سی ناپاک اور نجس چیز سے بھلا کوئی بھی مناسبت ہے پھر دوسری خلقت نہیں تو اور کیا ہے۔ ۱۲

۱۲ آسمانوں کو طرائق کے ساتھ شاید اس وجہ سے تعبیر کیا ہے کہ آسمان بھی فرشتوں یا ستاروں کی گزرگاہ ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

پانی کے فوائد

وقف لازم

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ
اور (ہم ہی نے) زیتون کا درخت (پیدا کیا) جو طور سینا[1] (پہاڑ) میں (کثرت سے) پیدا ہوتا ہے جس سے تیل
وَصِبْغٍ لِّلْآكِلِينَ ﴿٢٠﴾ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ
بھی نکلتا ہے اور کھانیوالوں کے لئے سالن[2] بھی ہے اور اسمیں شک نہیں کہ تمہارے واسطے چوپایوں میں بھی
نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَّ
عبرت کی جگہ ہے (کہ) خاک بلا، جو کچھ انکے پیٹ میں ہے اس سے تم کو دودھ پلاتے ہیں اور جانوروں میں تو تمہارے اور بھی بہت سے فائدے
مِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٢١﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿٢٢﴾
ہیں اور انھیں میں سے بعض کو تم کھاتے ہو، اور انہی جانوروں اور کشتیوں پر چڑھے چڑھتے بھی ہو،
وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا
اور ہم نے نوح کو انکی قوم کے پاس پیغمبر بنا کر بھیجا تو نوح نے (ان سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی
اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ
عبادت کرو اور اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں تو کیا تم (اُس سے) ڈرتے نہیں ہو تو اُن
الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ
کی قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے کہا کہ یہ بھی تو بس (آخر) تمہارا ہی سا آدمی ہے[3]
مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَن يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
(مگر) اس کی تمنا یہ ہے کہ تم پر بزرگی حاصل کرے اور اگر خدا (پیغمبر ہی بھیجنا) چاہتا تو فرشتوں
لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً ۖ مَّا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ﴿٢٤﴾
کو نازل کرتا ہم نے تو (بھائی) ایسی بات اپنے اگلے باپ داداؤں میں (بھی ہوتی) نہیں سُنی،
إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٢٥﴾
ہو نہ ہو بس یہ ایک آدمی ہے جسے جنون ہو گیا ہے غرض تم لوگ ایک (خاص) وقت تک اُسکے انجام کا انتظار
قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٢٦﴾ فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ
دیکھو نوح نے (یہ باتیں سُن کر) دُعا کی اے میرے پالنے والے میری مدد کر اسوجہ سے کہ ان لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا، تو ہمنے نوح کے پاس وحی

ع ۲۲

[1] طور سینا کی تخصیص یا تو اس وجہ سے ہے کہ وہاں زیتون بہت کثرت سے ہوتا ہے یا اس وجہ سے کہ سب سے پہلے یہ درخت وہیں اُگا تھا، ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ طوفان نوح کے بعد جو درخت سب سے پہلے اُگا تھا وہ زیتون ہی کا تھا۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

[2] روغن زیتون جلانے میں بھی کام آتا ہے اور ملنے میں بھی اور روٹی کے ساتھ بھی کھاتے ہیں ۱۲

[3] چونکہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح میں ایک زمانہ دراز گذر چکا تھا اور ان لوگوں نے کسی آدمی سے یہ سُنا ہی نہ تھا کہ آدمی بھی خدا کے پیغمبر ہوتے ہیں اور خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرنی چاہیئے اس وجہ سے حضرت نوح کی امت نے ایسا سوال کیا۔ ۱۲

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

حضرت نوح کا قصہ

اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا

بھیجی کہ تم ہمارے سامنے ہمارے حکم کے مطابق کشتی بنانا شروع کرو پھر جب ہمارا عذاب آجائے اور

وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ

تنور (سے پانی) اُبلنے لگے تو تم اُس میں ہر قسم (کے جانوروں) سے (نر و مادہ) دو دو کے جوڑے اور اپنے

وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا

لڑکے بالوں کو بٹھا لو مگر ان میں سے جس کی نسبت (غرق ہونے کا) پہلے سے ہمارا حکم ہو چکا ہے (اُنھیں

تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾

چھوڑ دو) اور جن لوگوں نے (ہمارے حکم سے) سرکشی کی ہے اُنکے بارے میں مجھ سے کہنا سُننا نہیں یہ لوگ یقیناً ڈوبنے والے

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ

ہیں، غرض جب تم اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کشتی پر درست بیٹھو تو کہو تمام حمد و ثنا کا سزاوار خدا ہی

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾

ہے جس نے ہم کو ظالم لوگوں سے نجات دی اور دُعا کرو اے میرے پالنے والے تو مجھ

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ

کو (درخت کے پانی کی) بابرکت جگہ میں اتارنا اور تو تو سب اُتارنے لہ والوں سے بہتر ہے اُس

الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾

میں شک نہیں کہ اس میں (ہماری قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور ہم کو تو بس اُن کا امتحان لینا

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَرْسَلْنَا

منظور تھا پھر ہم نے اُنکے بعد ایک اور قوم (ثمود) کو پیدا کیا اور ہم نے اُن ہی میں سے (ایک آدمی صالح کو)

فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

رسُول بنا کر اُن لوگوں میں بھیجا اور اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا، کہ خدا کی عبادت کرو اُس کے سوا کوئی

اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖ

تمھارا معبود نہیں تو کیا تم (اُس سے) ڈرتے نہیں ہو اور اُن کی قوم کے چند سرداروں نے جو

لہ اُتارنے سے میزبانی مقصود ہے حضرت نوحؑ کا مطلب یہ تھا کہ جب ہم اُتریں گے تو تیرے مہمان ہوں گے کیونکہ زمین تیری درخت تیرے تمام کھانے پینے پہننے کی چیزیں تیری تو تو اچھی طرح میزبانی کرنا اور روزی میں فراخی عطا فرمانا اسی بنا پر ایک حدیث میں ہے کہ حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ سے نصیحت کے طور پر فرمایا تھا کہ جب تم کسی مقام پر پہنچو تو کہو رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین کہ خدا برکت عطا فرمائے۔ ۱۲

حضرت صالحؑ کا قصہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ

کافر تھے اور (روز) آخرت کی حاضری کو بھی جھٹلاتے تھے اور دُنیا کی (چند روزہ) زندگی میں ہم نے اُنھیں

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ

ثروت بھی دے رکھی تھی آپس میں کہنے لگے (ارے) یہ تو بس تمھارا سا آدمی ہے جو چیزیں تم کھاتے ہو

مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝۳۳ وَلَئِنْ

وہی یہ بھی کھاتا ہے، اور جو چیزیں تم پیتے ہو اُن ہی میں یہ بھی پیتا ہے اور اگر کہیں

اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ ۙ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝۳۴ اَيَعِدُكُمْ

تم لوگوں نے اپنے ہی سے آدمی کی اطاعت کرلی تو تم گھاٹے میں رہو گے کیا یہ شخص تم سے وعدے

اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝۳۵

کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور (مر کر) صرف مٹی اور ہڈیاں (بچ) رہ جاؤ گے تو تم (دوبارہ زندہ کر کے

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝۳۶ اِنْ هِيَ اِلَّا

قبروں سے) نکالے جاؤ گے (ہے ہے ارے) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے بالکل (عقل سے) دور اور (قیاس سے) بعید ہے (دوبارہ زندہ ہونا)

حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۳۷

کیسا) بس یہی دُنیا کی زندگی ہے کہ ہم مرتے بھی ہیں اور جیتے بھی ہیں اور ہم تو پھر (دوبارہ) اٹھائے نہیں جائیں گے ہو نہ ہو صالح

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ

وہ شخص ہے جس نے خدا پر جھوٹ موٹ بہتان باندھا ہے اور ہم تو کبھی اس پر ایمان لانے

لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۳۸ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝۳۹

والے نہیں یہ حالت دیکھ کر صالح نے دُعا کی اے میرے پالنے والے چونکہ ان لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا تو میری مدد کر

قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۝۴۰ فَاَخَذَتْهُمُ

خدا نے فرمایا (اک ذرا ٹھہر جاؤ) عنقریب ہی یہ لوگ نادم و پشیمان ہو جائیں گے غرض انھیں [1] یقیناً ایک سخت

الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ

چنگھاڑ نے لے ڈالا تو ہم نے اُنھیں کوڑے کرکٹ (کا ڈھیر) بنا چھوڑا پس ظالموں پر (خدا کی)

[1] ایک ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انھیں سچے وعدے کے مطابق چنگھاڑ نے گرفتار کر لیا یا گھیر لیا" یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ "ان کو واجبی طور پر باالتحقیق گرفتار کیا۔ ۱۲-۱۲-۱۲

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا

لعنت ہے، پھر ہم نے ان کے بعد دوسری قوموں کو پیدا کیا، کوئی اُمت اپنے وقت مقرر

اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾

سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ (اس سے) پیچھے ہٹ سکتی ہے پھر ہم نے لگاتار

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا

بہت سے پیغمبر بھیجے (مگر) جب کسی اُمت کا پیغمبر اُنکے پاس آتا تو یہ لوگ اس کو جھٹلاتے تھے

كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ

تو ہم بھی (آگے پیچھے) ایک کو دوسرے کے بعد ہلاک کرتے گئے اور ہمنے اُنھیں (نیست و نابود کرکے) افسانہ بنا دیا تو

فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَ

ایمان نہ لانے والوں پر خدا کی لعنت ہے پھر ہمنے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی

اَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ

نشانیوں اور واضح و روشن دلیل کے ساتھ فرعون اور اُسکے دربار کے اُمرا کے پاس (رسُول بنا کر) بھیجا

وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾

تو اُن لوگوں نے ٹیخی کی، اور وہ تھے ہی بڑے سرکش لوگ، آپس میں کہنے لگے کیا ہم

فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا

اپنے ہی ایسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں حالانکہ ان دونوں کی (قوم کی) قوم ہماری

عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾

خدمتگاری کرتی ہے غرض ان لوگوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو آخر یہ سب کے سب ہلاک کر ڈالے گئے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) اس لیے عطا کی تھی کہ یہ لوگ ہدایت پائیں اور ہمنے مریم کے بیٹے (عیسیٰ)

ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ

اور ان کی ماں کو (اپنی قدرت کی) نشانی بنائی تھی اور ان دونوں کو ہمنے ایک اونچی ہموار ٹھہرنے کے قابل چشمہ والی زمین پر رہنے

رسولان ماسلف کی حالت

۱۱ جس طرح حضرت موسیٰ کی پیدائش کے قبل لوگوں نے پیشین گوئیاں کی تھیں اور فرعون دشمن ہو گیا تھا اسی طرح ہیرودوس کو جو بیت المقدس کا بادشاہ تھا حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے قبل نجومیوں نے خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہونے والا ہے اسی بنا پر حضرت مریم ہیرودوس کے خوف سے اپنے چچازاد بھائی یوسف بن ہامان اور دیگر متعلقین کے ساتھ ملک شام چھوڑ کر چلی گئی تھیں اور بارہ برس تک وہیں مقیم رہیں اور جب ہیرودوس مر گیا تب واپس آئیں یہ واقعہ غالباً حضرت زکریا کی وفات کے بعد کا ہے۔ اس میں اختلاف ہے کہ یہ کہاں ہجرت کر کے گئی تھیں بعضے "رملہ" علاقہ مصر، بعض دمشق، بعض فلسطین بعضے نجف و فرات اور بعض کوفہ و نہر فرات کو کہتے ہیں واللہ اعلم۔ اتنے عرصہ دراز تک حضرت مریم سوت کاتتی تھیں اور اسی سے ماں بیٹے کی بسر اوقات تھی۔

۱۲ - ۱۳ - ۱۴

حضرت عیسیٰ کا تذکرہ

مَعِيْنٍ ۝۵۰ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا

کی) جگہ دی (اور میرا حکم عام تھا کہ) اے (پیغمبرو) پاک و پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے اچھے کام کرو

صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝۵۱ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ

(کیونکہ) تم جو کچھ بھی کرتے ہو میں اس سے بخوبی واقف ہوں (لوگو) یہ (دین اسلام) تم سب کا مذہب

اُمَّةً وَّاحِدَةً ۠ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝۵۲ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ

ایک ہی مذہب ہے اور میں تم لوگوں کا پروردگار ہوں تو بس مجھ ہی سے ڈرتے رہو پھر لوگوں نے اپنے کام میں اختلاف

بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝۵۳

کرکے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، ہر گروہ لہ جو کچھ اس کے پاس ہے اسی میں نہال نہال ہے

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۵۴ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا

تو (اے رسول) تم ان لوگوں کو انکی غفلت میں ایک خاص وقت تک (پڑا) چھوڑ دو کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو

نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝۵۵ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي

انھیں مال و اولاد میں ترقی دے رہے ہیں تو ہم اُن کے ساتھ بھلائیاں کرنے میں جلدی کر رہے ہیں (ایسا

الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۶ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ

نہیں) بلکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں، اس میں شک نہیں کہ جو لوگ اپنے پروردگار کی دہشت سے

رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝۵۷ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۸

لرز رہے ہیں اور جو لوگ اپنے پروردگار کی (قدرت کی) نشانیوں پر ایمان رکھتے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝۵۹ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ

اور جو لوگ اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہیں بناتے اور جو لوگ (خدا کی راہ میں) جو کچھ

مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝۶۰

بن پڑتا ہے دیتے ہیں اور پھر اُنکے دل کو اس بات کا کھٹکا لگا ہوا ہے کہ انھیں اپنے پروردگار کے

اُولٰۗىِٕكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝۶۱

سامنے لوٹ کر جانا ہے (دیکھئے کیا ہوتا ہے) ایسی لوگ (البتہ) نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور بھلائیوں کی طرف (دوسروں سے) آگے

لہ ایک ایسا مسلہ اور ہر فطرت کیمطابق اور مضبوط اصول ہے کہ کسی جگہ اس کے خلاف نہیں ہو سکتا اور چیزوں سے قطع نظر کرکے صرف انسان ہی کے امور تمدن، معاش، معاد، مذہبی خیالات، عادات افعال، حرکات، لباس اور کھانے پینے کی چیزوں میں غور کرو تو کہیں یہ اصول اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں کھسکتا یہی وجہ ہے کہ یہ آیت اب عرب کی مثل ہو گئی ہے۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ

لگے بڑھ جاتے ہیں اور ہم تو کسی شخص کو اسکی قوت سے بڑھکے تکلیف دیتے ہی نہیں اور ہمارے پاس تو لوگوں کے اعمال کی کتاب ہے جو بالکل ٹھیک

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝٦٢ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ

(حال) بتاتی ہے اور ان لوگوں کی ذرہ برابر حق تلفی نہیں کی جائے گی ان کے دل اس کی طرف سے غفلت میں پڑے

مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا

ہیں اس کے علاوہ ان کے بہت سے اعمال ہیں جنھیں یہ (برابر) کیا کرتے ہیں (اور یہ باز

عٰمِلُوْنَ ۝٦٣ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ

نہیں آتے) یہاں تک کہ جب ہم ان کے مالداروں کو عذاب[1] میں گرفتار کریں گے تو یہ لوگ واویلا

اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ۝٦٤ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ ۖ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا

کرنے لگیں گے (اس وقت کہا جائیگا) آج واویلا مت کرو تم کو اب ہماری طرف سے مدد

تُنْصَرُوْنَ ۝٦٥ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ

نہیں مل سکتی (جب) ہماری آیتیں تمھارے سامنے پڑھی جاتی تھیں تو تم اکڑتے تھے

عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ۝٦٦ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا

کہتے بکتے ہوئے ان سے الٹے پاؤں پھر جاتے

تَهْجُرُوْنَ ۝٦٧ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ

تھے تو کیا ان لوگوں نے (ہماری) بات (قرآن) پر غور نہیں کیا یا ان کے

مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٦٨ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا

پاس کوئی ایسی نئی چیز آئی جو انکے اگلے باپ داداؤں کے پاس نہیں آئی تھی یا ان لوگوں نے اپنے

رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝٦٩ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ

رسول ہی کو نہیں پہچانا تو اس وجہ سے انکا انکار کر بیٹھے یا کہتے ہیں کہ اس کو جنون ہو گیا ہے

جِنَّةٌ ۚ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝٧٠

(ہرگز اسے جنون نہیں) بلکہ وہ تو ان کے پاس حق بات لیکر آیا ہے اور ان میں اکثر حق بات سے نفرت رکھتے ہیں

[1] اس کی تفصیل دیکھو پارہ ۳۰ سورۃ تطفیف صفحہ ۹۳۸ میں ۱۲۔ ۵۔ اس سے یا جنگ بدر کی سختی یا حضرت رسول کی بددعا سے مکہ کا قحط یا قیامت مراد ہے ۱۲۔

خدا قوت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

اور اگر کہیں حق ان کی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتا تو سارے آسمان اور زمین میں اور جو لوگ انہیں ہیں

وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ

(سب کے سب) برباد ۱؎ ہو جاتے بلکہ ہم تو انہی کے تذکرے (جبرئیل کے واسطے سے) ان کے پاس لیکر

مُّعْرِضُوْنَ ۝ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ

آئے تو یہ لوگ اپنے ہی تذکروں سے ۲؎ منہ موڑتے ہیں (اے رسول) کیا تم ان سے اپنی رسالت کی کچھ اجرت مانگتے ہو تو تمہارے

وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ

پروردگار کی اجرت اس سے کہیں بہتر ہے اور وہ تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اور تم تو یقیناً انکو سیدھی راہ کی طرف

مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ

بلاتے ہو اور اس میں شک نہیں کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ سیدھی

الصِّرَاطِ لَنَاكِبُوْنَ ۝ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ

راہ سے ہٹے ہوئے ہیں اور اگر ہم ان پر ترس کھائیں اور جو تکلیفیں انکو (کفر کی وجہ سے)

ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ

پہنچ رہی ہیں ان کو دفع کر دیں تو یقیناً یہ لوگ (اور بھی) اپنی سرکشی پر اڑ جائیں اور بہکتے پھریں اور ہمنے انکو عذاب میں گرفتار

بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝

کیا تو بھی یہ لوگ نہ تو اپنے پروردگار کے سامنے جھکے اور نہ گڑگڑائے یہاں تک کہ جب ہم نے

حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَاتَ عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا

اُن کے سامنے ایک سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا تو اس وقت فوراً یہ لوگ بے آس

هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ

ہو کر بیٹھ رہے ۳؎ حالانکہ وہی وہ (مہربان خدا) ہے جس نے تمہارے لئے کان اور

وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ وَهُوَ

آنکھیں اور دل پیدا کیا (مگر) تم لوگ ہو ہی بہت کم شکر کرنیوالے، اور وہی وہ (خدا)

۱؎ یہ تو کھلی ہوئی بات ہے کہ جب جی اتنی ہی خواہشیں اسکے علاوہ ہر شخص کی خواہشیں بھی غیر محدود پھر ہر ایک کی مطابقت محال عقلی اسی بناء پر اگر قانون کی خواہشوں کو محدود اور آزادی کو مقید کر دے تو ایک ہی نہیں سب کی مٹ جائیں اور کبھی فیصلہ ہو چکتا ۱۲ ۲؎ اسلام کے قبل عرب کا تمدن جس درجہ خراب تھا بعض مقامات پر تصریحاً مذکور ہو چکا ہے حتیٰ کہ ان کے حالات پر غور کر کے انھیں کوئی انسان نہیں کہہ سکتا۔ قاعدہ کی بات ہے بچی بات بُری لگتی ہے اور انسان اپنا عیب سُنکر خوش نہیں ہوا کرتا رسول ۶ اللہ نے جب اُن کے عیوب اُن پر ظاہر کر کے اور ان کی اصلاح کرنی چاہی تو بپھر بگڑ کھڑے ہوئے اور اصلاح کے بدلے اُلٹے ضد میں فساد کرنے لگے اس آیت میں انھیں کا ذکر ہے ۱۲

۳؎ یہ کفار و مشرکین مکہ کی حالت ہے کہ اسلام نہ قبول کرنے پر خدا نے ہر چند اُن پر سختیاں کیں مگر یہ اپنی ہٹ سے نہ ہٹتا تھا نہ ہٹے بلکہ لطف یہ تھا کہ اگر ہلکا عذاب آتا تو اور اڑ جاتے اور اگر سخت عذاب ہوا تو مایوسی اور نا امیدی کی حالت طاری ہو جاتی غرض کسی طرح وہ ڈھب پر نہ آئے اور کافر کے کافر رہے۔ اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

کفار مکہ کی حالت

الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۷۹ وَ

ہے جس نے تم کو روئے زمین میں (ہر طرف) پھیلا دیا اور (پھر ایک دن) سب کے سب اُسی کے سامنے اکٹھے کیے جاؤ

هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ؕ

گے اور وہی وہ (خدا) ہے جو جلاتا اور مارتا ہے اور رات دن کا پھیر بدل بھی اسی کے اختیار میں ہے تو کیا تم (اتنا بھی)

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۸۰ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ۸۱

نہیں سمجھتے (ان باتوں کو سمجھتے خاک نہیں) بلکہ جو اگلے لوگ کہتے آئے ویسی ہی بات یہ بھی کہنے لگے، کہنے

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۸۲

لگے کہ جب ہم مر جائیں گے اور (مر کر) مٹی (کا ڈھیر) اور ہڈیاں ہو جائینگے تو کیا پھر ہم دوبارہ (قبر سے) زندہ کر کے

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ

نکالے جائینگے اس کا وعدہ تو ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ داداؤں سے بھی (بارہا) کیا جا چکا ہے یہ تو بس

اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۸۳ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ

اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں (اے رسول) تم کہو کہ بھلا اگر تم لوگ کچھ جانتے ہو (تو بتاؤ) یہ زمین اور جو

فِیْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۸۴ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا

لوگ اس میں ہیں کس کے ہیں۔ وہ فوراً جواب دینگے کہ خدا کے، تم کہہ دو کہ تو کیا تم اب بھی غور نہ کرو گے

تَذَكَّرُوْنَ ۸۵ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ

(اے رسول) تم (ان سے) پوچھو تو کہ ساتوں آسمانوں کا مالک اور (اتنے)

الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۸۶ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۸۷ قُلْ

بڑے عرش کا مالک کون ہے؟ تو فوراً جواب دیں گے کہ (سب کچھ خدا ہی کا ہے) اب تم کہو تو کیا تم اب بھی (اس سے) نہیں ڈرو گے (اے رسول)

مَنْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ اِنْ

تم (ان سے) پوچھو کہ بھلا اگر تم کچھ جانتے ہو تو بتاؤ کہ وہ کون ہے جس کے اختیار میں ہر چیز کی بادشاہت ہے وہ (جسے چاہتا ہے)

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۸۸ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰی تُسْحَرُوْنَ ۸۹

پناہ دیتا ہے اور اس کے عذاب سے پناہ نہیں دی جا سکتی تو یہ لوگ فوراً بول اٹھینگے کہ (سب اختیار) خدا ہی کو ہے اب تم کہو کہ تم پر

خدا کی قدرت کے دلائل

توحید کی دلیل

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ

جادو کہاں کیا جاتا ہے بات تو یہ ہے کہ ہمنے اُنکے پاس حق بات پہنچادی اور یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں نہ تو اللہ نے کسی کو

مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ

(اپنا لڑکا بیٹا بنایا ہے اور نہ اُن کے ساتھ کوئی اور خدا ہے (اگر ایسا ہوتا تو) اُس وقت ہر خدا اپنے اپنے

اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

مخلوق کو لیے لیے پھرتا اور یقیناً ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا (اور خوب جنگ ہوتی) جو جو باتیں یہ لوگ

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا

(خدا کی نسبت) بیان کرتے ہیں اُس سے خدا پاک و پاکیزہ ہے وہ پوشیدہ اور حاضر (سب کچھ) خوب واقف ہے غرض وہ

يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ

انکے شرک سے (بالکل پاک اور) بالاتر ہے (اے رسول) تم دُعا کرو کہ اے میرے پالنے والے جس (عذاب) کا تو نے وعدہ کیا ہے اگر شاید

فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ

تو مجھے دکھائے تو پروردگار مجھے ان ظالم لوگوں کے ہمراہ نہ کرنا اور (اے رسول) ہم یقیناً اس پر قادر ہیں کہ جس (عذاب)

مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ

کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں تمھیں دکھادیں اور بُری بات کے جواب میں ایسی بات کہو جو نہایت اچھی ہو جو کچھ یہ لوگ

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

(تمھاری نسبت) بیان کرتے ہیں اس سے ہم خوب واقف ہیں اور (یہ بھی) دُعا کرو کہ اے میرے پالنے والے میں شیطان سے

هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾

وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾

(اور کفار تو مانیں گے نہیں) یہانتک کہ جب انمیں سے کسی کو موت آئی تو کہنے لگے پروردگار تو مجھے (ایکبار) اس مقام

لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ

(دنیا) میں جسے میں چھوڑ آیا ہوں پھر واپس کردے تاکہ میں (اب کی دفعہ) اچھے اچھے کام کروں (جواب دیا جائیگا) ہرگز نہیں یہ

لہ کم سے کم اس کی مخلوقات میں نشانیاں ہوتیں جن سے باہم تمیز ہو جاتی کہ یہ فلاں کی مخلوق اور وہ فلاں کی ہے ورنہ چند خداؤں کا ہونا لغو ہے ۱۲ سہ یہ بالکل کھلی ہوئی بات ہے کہ بفرض محال چند خدا ہوتے تو ہر ایک کو دعویٰ خدائی و حکومت ہوتا اور اس صورت میں ہر ایک دوسرے پر غلبہ کا خواستگار ہوتا ۱۲ سہ اس آیت میں خدا نے حضرت کو کفار کے ساتھ اخلاق اور نرمی کا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ برائی کا جواب برائی اور گالی کا گالی دینے سے اور فسادات بڑھ جاتے ہیں مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ بُروں کو بُرا سمجھنا اور اصلاح کے واسطے اُن کی بُرائی بیان کرنا بھی منع ہے ورنہ حضرت رسول کے کفار مکہ دشمن نہ ہوتے کیونکہ آپ کے ساتھ دشمنی تو صرف بتوں کی مذمت کرنے سے ہوئی تھی اور وہ لوگ محض اسی کے متمنی تھے کہ بتوں کو بُرا کہنا چھوڑ دیں ۔ اس کے علاوہ تبرا و لعنت جس کو عوام الناس اور جاہل لوگ گالی سمجھتے ہیں حالانکہ اُس سے کوئی مذہب خالی نہیں خود خدا نے بھی قرآن مجید میں جا بجا مختلف لوگوں پر لعنت کی ہے پھر اگر یہ بُرا کام ہوتا تو ہرگز خداوند عالم اس کا مرتکب نہ ہوتا ورنہ معاذ اللہ ؎ او خویشتن گم است کرا رہبری کند کا مصداق ہوگا اور یہ خلاف عقل ہے ۱۲ سہ یہ کفار کی حالت ہے گو آخر وقت جب فرشتے موت سے پاس آتے ہیں تو وہ دنیا کی طرف پشت کو نفرت خیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ۱۲

ع ۱۵ توحید کی دوسری دلیل

قَآئِلُهَا ۚ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

ایک لغو بات ہے جسے وہ بک رہا ہے اور ان کے مرنے کے بعد (عالم) برزخ ہے (جہاں اُس دن تک کہ دوبارہ قبروں سے اٹھائے جائینگے

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ

(رہنا ہوگا) پھر جسوقت صور پھونکا جائیگا تو اس دن نہ لوگوں میں قرابت داریاں [1] رہیں گی اور نہ ایک

وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

دوسرے کی بات پوچھیں گے، پھر جن (کی نیکیوں) کے پلے بھاری ہوں گے تو یہی لوگ

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

کامیاب ہونگے اور جن (کی نیکیوں) کے پلے ہلکے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِىْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ

جنھوں نے اپنا آپ نقصان کیا ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور (ان کی یہ حالت ہوگی کہ)

وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى

جہنم کی آگ اُن کے مُنہ کو جھلس دیگی اور وہ لوگ منہ بنائے ہونگے (اسوقت ہم پوچھیں گے) کیا تمھارے سامنے

عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا

میری آیتیں نہ پڑھی گئی تھیں (ضرور پڑھی گئی تھیں) تو تم انھیں جھٹلایا کرتے تھے، وہ جوابدیں گے اے ہمارے پروردگار

شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا

ہم کو ہماری بدبختی نے آدبایا اور ہم گمراہ لوگ تھے پروردگار ہم کو (ایکبی دفعہ) کسی طرح اس (جہنم) سے نکال

فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا

دے پھر اگر دوبارہ ہم ایسا کریں تو البتہ ہم قصوروار ہیں خدا فرمائیگا دور ہو اسی میں (تم کو رہنا ہوگا) اور (بس)

تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِىْ يَقُوْلُوْنَ

مجھ سے بات نہ کرو میرے بندوں میں سے ایک گروہ [2] ایسا بھی تھا جو (برابر یہ دُعا کرتا تھا کہ اے ہمارے

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

پالنے والے ہم ایمان لائے تو تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو تمام رحم کرنیوالوں سے بہتر ہے

[1] اسی بناء پر حضرت رسول نے فرمایا کہ قیامت کے دن میرے حسب و نسب کے سوا سب حسب و نسب منقطع ہو جائیں گے یعنی ایک کو دوسرے سے کوئی سروکار نہ ہوگا اور نہ کسی کی کوئی خبر لے گا۔ مگر حضرت رسول کے خاندان کا وہاں بھی لحاظ ضرور کیا جائے گا" یہ بات اگرچہ سادات کے فخر کے واسطے کافی ہے مگر ایک دوسری حدیث بہشت پرہیزگاروں کے لئے ہے اگرچہ حبشی غلام ہو اور گنہگار کے لئے جہنم اگرچہ سید ہاشمی ہو دی ہے اور روز قیامت کھڑے ہو جاتے ہیں خدا رحم کرے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ سادات بھی اگر گناہ کرینگے تو ان کو سزا ضرور ہوگی، اگرچہ آخر میں حضرت رسول کی خاطر سے بہشت میں جائیں۔ ۱۲

[2] اگرچہ اس کا ظاہر تعمیم ہے مگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد اصحاب صفہ بلال عمار اور صہیب وغیرہ ہیں۔ ۱۲

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِىْ وَكُنْتُمْ
تو تم لوگوں نے انھیں مسخرا بنالیا یہاں تک کہ (گویا) ان لوگوں نے تم سے میری یاد بھلادی، اور تم ان سے
مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۝۱۱۰ اِنِّىْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ
(برابر) ہنستے رہے میں نے آج اُن کو اُن کے صبر کا اچھا بدلا دیا کہ یہی لوگ اپنی (خاطر خواہ)
هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝۱۱۱ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِى الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ۝۱۱۲
مراد کو پہنچنے والے ہیں (پھر اُن سے خدا) پوچھے گا کہ (آخر تم زمین پر کتنے برس رہے وہ کہیں گے (برس کیسا)
قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ۝۱۱۳ قٰلَ
ہم تو بس پورا ایک دن [1] رہے یا ایک دن سے بھی کم تو تو شمار کرنیوالوں سے پوچھ لے خدا فرمائیگا بیشک
اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۱۴ اَفَحَسِبْتُمْ
تم (زمین میں) بہت ہی کم ٹھہرے کاش تم (اتنی بات بھی دُنیا میں) سمجھے ہوتے تو کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہمنے
اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱۵
تم کو (یوں ہی) بیکار پیدا کیا اور یہ کہ تم ہمارے حضور میں لوٹا کر نہ لائے جاؤ گے
فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ
تو خدا جو سچا بادشاہ (ہر چیز سے) برتر و اعلیٰ ہے اُسکے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عرش بزرگ
الْكَرِيْمِ ۝۱۱۶ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ
کا مالک ہے اور جو شخص خدا کے ساتھ دوسرے معبود کی پرستش کریگا اُس کے پاس اس شرک کی کوئی دلیل
بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۱۱۷
تو ہے نہیں تو بس اُسکا حساب (کتاب) اُسکے پروردگار ہی کے پاس ہوگا (مگر یاد رہے کہ) کفار ہرگز فلاح پانیوالے نہیں
وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝۱۱۸ ع
اور اے رسول (ﷺ) تم کہو پروردگار تو (میری اُمت کو) بخش دے اور ترس کھا اور تو تو سب رحم کرنیوالوں سے بہتر ہے

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۲) (۲۴)

اٰیاتھا ۹ رکوعاتھا

سُورۂ نور مدینہ میں نازل ہُوا اور اس کی چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں۔

[1] بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس دن کی مصیبت اتنی سخت ہوگی کہ دنیا کی زندگی جو وہاں کے مقابلہ میں گویا جنت تھی بہت کم محسوس ہوگی اور یہ سچ بھی ہے کہ آرام کی گھڑیاں بہت جلد گذر جاتی ہیں اور بہت کم معلوم ہوتی ہیں یا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے بعد کی غیر متناہی مدت کے مقابلہ میں وہ گویا ایک دن بھی نہیں۔ ۱۲

کوئی چیز بیکار پیدا نہیں ہوئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ

(یہ) ایک سورہ[1] ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے اور اس (کے احکام) کو فرض کر دیا ہے اور اسمیں ہم نے واضح و روشن آیتیں

لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۱ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ

نازل کی ہیں تاکہ تم (غور کرکے) نصیحت حاصل کرو، زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنیوالے مرد ان دونوں میں سے ہر

وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ

ایک کو سو سو کوڑے[2] مارو اور اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو حکم خدا کے نافذ کرنے میں تمکو

فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

انکے بارے میں کسی طرح کی ترس کا لحاظ نہ ہونے پائے اور ان دونوں کی سزا کے

الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ

وقت مومنین کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہیئے زنا کرنے والا

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۙ

مرد تو زنا کرنے والی ہی عورت یا مشرکہ سے نکاح[3] کریگا اور

وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ

زنا کرنیوالی عورت بھی بس زنا کرنے والے ہی مرد یا مشرک سے نکاح کریگی، اور سچے

ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ

ایمانداروں پر تو اس قسم کے تعلقات[4] حرام ہیں، اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت

ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً

لگائیں پھر (اپنے دعوے پر) چار گواہ پیش نہ کریں تو انھیں اسی کوڑے مارو اور (پھر آئندہ) کبھی

وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴

ان کی گواہی قبول نہ کرو اور (یاد رکھو کہ) یہ لوگ خود بدکار ہیں۔

[1] اس سورہ میں قرآن کی فضیلت، زنا کی تہمت، زنا کی سزا، لعان کا حکم اور طریقہ، افک کا قصہ، بغیر اجازت کسی کے گھر نہ جاؤ، نامحرم کی طرف نظر کی ممانعت، پردہ کا حکم، بے شوہر عورتوں کے نکاح کا حکم، مکاتبت کا حکم، اپنی لونڈیوں سے ناجائز خرچی نہ کماؤ، نور خدا کی تشبیہ، کس گھر میں خدا کا نور ہے، کفار کی کارستانیوں کی تشبیہ، ہر جاندار پانی سے پیدا ہوا ہے، آیۂ استخلاف خاص اوقات میں لڑکوں سے بھی پردہ کرو، بہت بوڑھی عورت ننگے سر رہ سکتی ہے، کھانے کی تہذیب، آپس میں پکارنے کی طرح رسول کو نہ پکارو وغیرہ کا ذکر ہے۔ ۱۲

[2] یہ حکم اسی وقت کے لئے ہے جب زنا ثابت ہو جائے اور خود زنا کرنیوالے کے چار عادلوں کے سامنے مختلف مقامات پر اقرار کرنے یا چار عادل مردوں کو اس فعل کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور گواہی دینے سے ثابت ہوتا ہے ۱۲

[3] یہ حکم نہیں بلکہ انکی حالت کا بیان ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کیونکہ اچھا آدمی بروں سے ملنے ہی کیوں لگا کہ ارتباط اور نکاح کی نوبت پہنچے[4] یہ حکم یا تو اسی زمانہ کی مخصوص عورتوں کا ہے جو مدینہ میں تھیں یا یہ آیت منسوخ ہے اور اسکا حکم آیۂ وانکحوا الایامیٰ سے اٹھ گیا یا یہی تحریمی نہ ہو بلکہ تنزیہی تب اسکا ترجمہ یہ ہوگا کہ خالص مومنین کو اس قسم کے تعلقات مناسب نہیں تب یہ حکم اسوقت کے واسطے بھی ہو جائیگا۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

[5] ناحق تہمت کی برائی کرنے مبالغہ کے ساتھ ظاہر کرنے کے واسطے اس قسم کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ اس سے لوگ پرہیز کریں اور ڈرتے رہیں۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

زنا کی سزا

تہمت زنا کی سزا

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ

مگر ہاں جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کی تو بے شک خدا بڑا

غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ

بخشنے والا مہربان ہے اور جو لوگ اپنی بی بیوں پر (زنا) کا عیب لگائیں اور

لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ

(اسکے ثبوت میں) اپنے سوا اُنکا کوئی گواہ نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ایک کی گواہی چار مرتبہ (اس طرح) ہوگی کہ

شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَالْخَامِسَةُ

وہ (ہر مرتبہ) خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ وہ (اپنے دعوے میں) ضرور سچا ہے اور پانچویں (مرتبہ یوں

أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝

(کہے گا) کہ اگر وہ جھوٹ بولتا ہو تو اس پر خدا کی لعنت، اور عورت (کے سر سے) اس طرح

وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ

سزا ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ خدا کی قسم کھا کر بیان کردے کہ یہ شخص (اُسکا شوہر اپنے

بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ

دعوے میں) ضرور جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یوں بیان کرے گی کہ اگر یہ شخص

اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ

(اپنے دعوے میں) سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب پڑے اور اگر تم پر خدا کا فضل (وکرم) اور اُسکی مہربانی

اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ۝

نہ ہوتی (تو دیکھتے کہ تہمت لگانیوالونکا کیا حال ہوتا) اور اسمیں تو شک ہی نہیں کہ خدا بڑا توبہ قبول کرنیوالا

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ ۚ لَا

حکیم ہے بے شک جن لوگوں نے جھوٹی تہمت[1] لگائی وہ تمہیں میں سے ایک گروہ ہے تم اپنے حق میں

تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ

اس تہمت کو بُرا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے ان میں سے جس شخص نے جتنا گناہ سمیٹا وہ

[1] علمائے اہلسنت نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب آپ کسی جنگ میں تشریف لے جاتے تو بی بیونکے درمیان قرعہ ڈالتے اور جس کا نام نکلتا اسکو ساتھ لے جاتے چنانچہ جنگ بنی مصطلق میں میرے نام قرعہ نکلا اور میں گئی، اُدھر سے واپسی میں مدینہ کے قریب ایک منزل میں شب کے وقت میں ایک عورت کیساتھ رفع حاجت کو گئی جب اپنی جگہ پر آئی تو اپنے گلے کا ہار نہ پایا اور قافلہ کوچ پر تیار تھا پھر اُس عورت کو ساتھ لیکر ہار ڈھونڈھنے گئی اور وہ مل بھی گیا مگر جب اپنی جگہ پر آئی تو قافلہ کوچ کر چکا تھا اور میرے اونٹ والے نے بھی میرے ہودج کو یہ خیال کرکے کہ میں اسکے اندر موجود ہوں اُونٹ پر رکھ کر کوچ کیا۔ ناچار میں وہیں بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد میں سو گئی صفوان بن حنظلہ جو پیچھے رہ گیا تھا جب اسجگہ پہنچا تو مجھے اپنے اُونٹ پر سوار کیا اور خود مہار کھینچتے ہوئے قافلہ میں پہنچے تو عبداللہ ابن ابی وغیرہ مجھے صفوان کے ہمراہ دیکھ کر مجھ پر منہ آئے اور بہت سے لوگ اُس نے ہمرائے ہوگئے اور مجھ پر تہمت لگائی یہاں تک کہ مدینہ پہنچی تو حضرت کی توجہ میری طرف بالکل نہ رہی حتی کہ میں ایک مہینہ تک بیمار رہی مگر آپ مجھے دیکھنے نہ آئے اور اندر آتے بھی تو دوسروں سے میرا حال پوچھ لیتے اور میں اس کی وجہ بالکل نہ سمجھی آخر چند دن کے بعد میں ایک دن مسطح کی ماں کے ساتھ رات کو رفع حاجت کے لئے نکلی اور جب اتفاقاً اس کا پاؤں پھسلا تو اُسنے مسطح کو بُرا بھلا کہا میں نے منع کیا تو بولی تم کیا جانو اُس نے تم پر ایسی تہمت لگائی ہے مجھے یہ سُنکر سخت رنج ہوا اور اُس وقت حضرت کی بے توجہی کی وجہ سمجھ میں آئی غرض میں ایک روز حضرت سے اجازت حاصل کرکے اپنے باپ کے گھر آئی اور اپنی نسبت لوگوں کے خیالات دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ لوگ مجھے ایسا ویسا کہتے ہیں پھر تو مجھے سوائے رونے کے کچھ کام نہ تھا۔ کھانا پینا ترک ہوگیا۔ (باقی بر صفحہ ۵۶۰)

مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ

اس (کی سزا) کو خود بھگتے گا اور ان میں سے جس شخص نے اس تہمت کا بڑا حصہ لیا

مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ

اُس کے لئے بڑی (سخت) سزا ہوگی اور جب تم لوگوں نے اس کو سُنا تھا تو اسی وقت

الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ

ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں نے اپنے لوگوں پر بھلائی کا گمان کیوں نہ کیا اور یہ لوگ کیوں نہ بول

اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ

اُٹھے کہ یہ تو کھلا ہوا بہتان ہے اور جن لوگوں نے تہمت لگائی تھی اپنے دعوے کے ثبوت میں چار گواہ کیوں نہ

يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾

پیش کئے۔ پھر جب ان لوگوں نے گواہ نہ پیش کئے تو خدا کے نزدیک یہی لوگ جھوٹے [1] ہیں

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَ

اور اگر تم لوگوں پر دُنیا و آخرت میں خدا کا فضل (و کرم) اور اُس کی رحمت نہ ہوتی تو جس بات کا

الْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾

تم لوگوں نے چرچا کیا تھا اُس کی وجہ سے تم پر کوئی بڑا (سخت) عذاب آپہنچتا کہ تم اپنی زبانوں سے

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا

اس کو ایک دوسرے سے بیان کرنے لگے اور اپنے منہ سے ایسی بات کہتے تھے جس کا

لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ

تمہیں علم و یقین نہ تھا اور (لطف یہ ہے کہ) تم نے اس کو ایک آسان بات سمجھی تھی حالانکہ وہ خدا کے

عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ

نزدیک بڑی (سخت بات) تھی، اور جب تم نے ایسی بات سُنی تھی تو تم نے لوگوں سے کیوں نہ کہدیا کہ ہم

نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾

کو ایسی بات منہ سے نکالنی مناسب نہیں، سبحان اللہ یہ بڑا بھاری بہتان ہے۔

افک کا قصہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور حضرت نے اسامہ اور علی سے مشورہ کیا تو اسامہ نے کہا میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتا تھا علی نے کہا آپ رنج نہ کریں آپ کے واسطے ان کے سوا بہتیری عورتیں ہیں اور اگر اس عورت سے جو ساتھ تھی دریافت کریں تو آپ کو تصدیق ہو جائیگی غرض آپنے بریرہ سے دریافت کیا اور اس نے میری پاکدامنی کی گواہی دی اور میں نے حضرت کے سامنے قسم کھائی کہ میں اس تہمت سے بری ہوں اس کے بعد خدا نے میری عفت پر یہ آیتیں نازل کیں تب حضرت رسول کو اطمینان ہوا۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] اسی بنا پر حسب روایات اہلسنت حضرت رسولؐ نے مسطح پر تہمت زنا کی حد جاری کی، حالانکہ مسطح حضرت رسولؐ کے بدری صحابی تھے اسی سے "اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم" کا موضوع اور غلط ہونا واضح ہو گیا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۷

خدا تمھاری نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم سچے ایمان دار ہو تو خبردار پھر کبھی ایسا نہ کرنا ۔ اور

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۸ اِنَّ الَّذِيْنَ

خدا تم سے (اپنے) احکام صاف صاف بیان کرتا ہے ۔ اور خدا تو بڑا واقف کار حکیم ہے جو لوگ

يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ

یہ چاہتے ہیں کہ ایمانداروں میں بدکاری کا چرچا پھیل [۱] جائے بیشک ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

دُنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور خدا (اصل حال کو) خوب جانتا ہے اور تم لوگ نہیں

لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۱۹ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَ

جانتے ہو اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر خدا کا فضل (و کرم) اور اس کی رحمت ہے اور یہ کہ خدا

اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا

(اپنے بندوں پر) بڑا شفیق مہربان ہے (تو تم دیکھتے کہ کیا ہوتا) اے ایماندارو شیطان کے قدم بہ قدم

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ

نہ چلو اور جو شخص شیطان کے قدم بقدم چلے گا تو وہ یقیناً اُسے

يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

بدکاری اور بُری بات (کرنے) کا حکم دیگا اور اگر تم پر خدا کا فضل (و کرم) اور اُس کی

وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ

رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی پاک وصاف نہ ہوتا مگر خدا تو جسے چاہتا ہے ۔

يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۱ وَلَا يَاْتَلِ

پاک وصاف کر دیتا ہے اور خدا بڑا سننے والا واقف کار ہے ، اور تم میں [۲] سے جو لوگ زیادہ

اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى

دولت اور مقدور والے ہیں قرابت داروں اور محتاجوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنیوالوں کو کچھ دینے

[۱] اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی کے گناہ کو مشہور کرے وہ ایسا ہے گویا وہ خود اس کا مرتکب ہوا ۔ ۱۲

ع ۱۰ ۸

[۲] حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ چونکہ مسطح (حضرت ابوبکرؓ کے خالہ زاد بھائی) نے مجھ پر زنا کی تہمت لگائی تھی اس وجہ سے میرے باپ نے قسم کھائی تھی کہ کبھی مسطح کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرونگا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی ۔
۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
۱۲-۱۲-۱۲-۱۲
۱۲-۱۲-۱۲
۱۲-۱۲
۱۲

وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا
(لینے) سے قسم نہ کھا بیٹھیں بلکہ انھیں چاہیئے کہ (انکی خطا) معاف کردیں اور درگذر کریں کیا تم
وَلْيَصْفَحُوْا ۗ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ
یہ نہیں چاہتے ہو کہ خدا تمھاری خطا معاف کرے اور خدا تو بڑا
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ
بخشنے والا مہربان ہے بے شک جو لوگ پاکدامن بے خبر اور ایماندار عورتوں پر
الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَ
(زنا کی) تہمت لگاتے ہیں اُن پر دُنیا اور آخرت میں (خدا کی) لعنت ہے، اور ان پر
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ
بڑا (سخت) عذاب ہو گا جس دن اُن کے خلاف اُن کی زبانیں اور اُن کے
وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ
ہاتھ اور اُن کے پاؤں اُنکی کارستانیوں کی گواہی دیں گے اُس دن خدا
يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ
اُن کو ٹھیک اُن کا پورا پورا بدلہ دے گا، اور جان جائیں گے کہ خدا بالکل برحق
هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ
اور (حق کا) ظاہر کرنے والا ہے، گندی لہ عورتیں گندے مردوں کے لئے (مناسب)
الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ
ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے اور پاک عورتیں پاک مردوں کیلئے (موزوں) ہیں اور
الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا
پاک مرد پاک عورتوں کے لئے، لوگ جو کچھ بھی اُنکی نسبت بکا کرتے ہیں اس سے یہ لوگ بری الذمہ ہیں انہی
يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
(پاک لوگوں) کے لئے (آخرت میں) بخشش ہے اور عزت کی روزی اے ایماندارو اپنے گھروں کے

لہ یہ بھی حکم نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ اور بیان فطرت ہے مطلب یہ ہے کہ اچھا اچھے ہی کو پسند کرے گا اور برا بُرے کو سچ ہے ؎
کبوتر با کبوتر باز با باز
کند ہمجنس با ہمجنس پرواز
مگر اس سے عصمت وغیر عصمت سے کوئی سروکار نہیں بلکہ یہاں تو زنا کا ذکر تھا اور گندگی سے بھی زنا کی گندگی مراد ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

بغیر اجازت کسی کے گھر میں نہ جاؤ

اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا
سوا دوسرے لہ گھروں میں (فوراً) نہ چلے جاؤ یہاں تک کہ اُن سے اجازت لے لو اور اُن گھروں کے رہنے
وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ
والوں سے صاحب سلامت کر لو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے (یہ نصیحت اس لیے ہے) تاکہ تم یاد رکھو پس
تَذَكَّرُوْنَ ۝۲۷ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا
اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو تاوقتیکہ تم کو (خاص طور پر) اجازت نہ حاصل ہو جائے اُن میں
حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا
نہ جاؤ اگر تم سے کہا جائے کہ پھر جاؤ تو تم (بے تامل) پھر جاؤ یہی تمہارے واسطے زیادہ
هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝۲۸ لَيْسَ
صفائی کی بات ہے اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو خدا اُس سے خوب واقف ہے اسمیں البتہ تم پر
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا
کوئی الزام نہیں کہ غیر آباد مکانات میں لہ جس میں تمہارا کوئی اسباب ہو (بے اجازت)
مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝۲۹ قُلْ
چلے جاؤ، اور جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہو اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہو خدا (سب کچھ) جانتا ہے (اے
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ
رسول) ایمانداروں سے کہدو کہ اپنی نظروں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہی
ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝۳۰ وَقُلْ
ان کے واسطے زیادہ صفائی کی بات ہے، یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں خدا اُس سے خوب واقف ہے اور (اے رسول)
لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ
ایماندار عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں لہ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت
فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

کریں اور اپنے بناؤ سنگار (کے مقامات) کو (کسی پر) ظاہر نہ ہونے دیں مگر جو خود بخود

لہ اس سے مقصود کوئی خاص گھر نہیں بلکہ ہر گھر حتیٰ کہ ماں بہن کا بھی کیونکہ اکثر اوقات لوگ ایسی حالت میں رہتے ہیں کہ اس وقت کسی کا حتیٰ کہ بیٹے کا سامنا بھی مناسب نہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

لہ جیسے کارواں سرا وغیرہ ۱۲-۱۲

لہ اسی وجہ سے حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ جو مومن چھ باتوں کا ذمہ دار ہو میں اس کے لئے بہشت کا ضامن ہوں۔ (۱) سچ بولنا (۲) وعدہ کو پورا کرنا (۳) اپنی شرمگاہ کو حرام سے بچانا (۴) اپنی نظر کو نامحرم کی طرف دیکھنے سے نگاہ رکھنا۔ (۵) حرام لقمہ سے ہاتھ کو آلودہ نہ کرنا (۶) امانت میں خیانت نہ کرنا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

نامحرم کی طرف نظر کی ممانعت

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ

ظاہر ہو جاتا ہو (چھپنے سکتا ہو اُسکا گناہ نہیں) اور اپنی اوڑھنیوں کو (گھونگھٹ مار کے) اپنے گریبانوں (سینوں) پر

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ

ڈالے رہیں اور اپنے شوہروں یا اپنے باپ داداؤں، یا اپنے شوہر کے باپ داداؤں یا اپنے بیٹوں یا

اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ

اپنے شوہر کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا

بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ

اپنے بھانجوں یا اپنے (قسم کی) عورتوں یا اپنی لونڈیوں

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي

یا (گھر کے) وہ نوکر چاکر جو مرد صورت ہیں مگر (بہت بوڑھے ہونے کی وجہ سے) عورتوں سے کچھ

الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ

مطلب نہیں رکھتے یا وہ کمسن لڑکے جو عورتوں کے پردہ کی بات سے آگاہ نہیں ہیں اُنکے سوا (کسی پر)

يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ

اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ ہونے دیا کریں اور چلنے میں اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ رکھیں کہ لوگوں کو

لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا

ان کے پوشیدہ بناؤ سنگار (جھنکار وغیرہ) کی خبر ہو جائے اور اے ایماندارو تم سب کے سب خدا کی بارگاہ

اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۱ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى

میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ اور اپنی (قوم کی) بے شوہر عورتوں اور اپنے

مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا

نیک بخت غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح [1] کر دیا کرو اگر یہ لوگ محتاج ہوں گے تو

فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۳۲

خدا اپنے فضل (وکرم) سے انہیں مالدار بنا دے گا اور خدا تو بڑی گنجائش والا واقفکار ہے،

[1] اگر زیادتی شہوت کی وجہ سے حرام کا خوف ہو تو نکاح واجب ہے ورنہ سنت موکدہ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

پردے کا حکم

بے شوہر عورتوں کے نکاح کا حکم

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ
اور جو لوگ نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے انکو چاہیئے کہ پاکدامنی اختیار کریں یہانتک کہ خدا
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ
انکو اپنے فضل (وکرم) سے مالدار بنادے اور تمھاری لونڈی غلاموں میں سے جو مکاتب[1] ہونے (کچھ روپیہ کی شرط
اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ
پر آزادی کا سرخط لینے) کی خواہش کریں تو تم اگر ان میں کچھ صلاحیت دیکھو تو انکو مکاتب کردو اور خدا کے مال
مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ
سے جو اُسنے تمھیں عطا کیا ہے اُنکو بھی دیدو اور تمھاری لونڈیاں جو پاکدامن ہیں رہنا چاہتی ہیں
اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ
اُن کو دُنیاوی زندگی کے فائدے حاصل کرنیکی غرض سے حرامکاری پر مجبور نہ کرو[2] اور
يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾
جو شخص مجبور کریگا تو اس میں شک نہیں کہ خدا اُس کی بے بسی کے بعد بڑا بخشنے والا مہربان ہے
وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا
اور (ایمانداروں) ہم نے تو تمھارے پاس (اپنی) واضح وروشن آیتیں اور جو لوگ تم سے پہلے گذر چکے ہیں اُنکی
مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ
حالتیں اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت (کی باتیں) نازل کیں خدا تو سارے آسمان وزمین کا نور ہے
وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ
اُسکے نور کی مثل ایسی ہے جیسے ایک طاق[3] (سینہ) ہے جسمیں ایک روشن چراغ (علم شریعت) ہو اور
فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ
چراغ ایک شیشہ کی قندیل (دل) میں ہو (اور) قندیل (اپنی تڑپ میں) گویا ایک جگمگاتا ہوا روشن ستارہ (وہ
شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ

چراغ) زیتون کے ایسے مبارک درخت (کے تیل) سے روشن کیا جائے جو نہ پورب کیطرف ہو اور نہ پچھم کیطرف

[1] مکاتبت کے معنی یہ ہیں کہ غلام اور مالک میں باہم یہ اقرار ہو جائے کہ اتنا روپیہ ادا کر دینے پر غلام آزاد ہو جائے گا اس کی دو حالتیں ہیں ایک یہ کہ جتنا ادا کرتا جائے اتنا آزاد ہوتا جائے اس کو مکاتب مطلق کہتے ہیں۔ دوسری یہ کہ جب تک کل نہ ادا کرے کچھ بھی آزاد نہ ہوگا اس کو مکاتب مشروط کہتے ہیں چونکہ غلامی ایک قسم کا عذاب ہے اس وجہ سے مسلمانوں کو اس سے چھٹکارا دینے کا حکم دیا گیا۔ مگر اس میں شرط بھی ہے کہ اس میں صلاحیت دیکھ لے یعنی چٹورا اور آوارہ نہ ہو۔ ۱۲

[2] اس مقام پر یہ شبہ نہ ہو کہ جو لونڈی پاکدامن نہیں رہنا چاہتی اسکا مجبور کرنا جائز ہوگا کیونکہ جو پاکدامن رہنا نہیں چاہتی بلکہ زنا پر آمادہ ہے اس کو مجبور کرنا کیونکر کہہ سکتے ہیں خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اپنی لونڈیوں سے ناجائز طریقہ پر خرچی نہ کماؤ اور بس ۱۲ حسن بصری اور ابو الحسن منازلی شافعی سے روایت ہے کہ مشکوٰۃ سے مراد حضرت فاطمہؓ اور مصباح حسنینؓ اور شجرۂ مبارکہ سے حضرت ابراہیمؑ شرقی وغربی نہ ہونے سے حضرت فاطمہؓ کا یہودی و نصرانی نہ ہونا دیکھا (دیکھا سے انکا کثرت علم اور نور علی نور سے ایک امام کے بعد دوسرا امام اور یھدی اللہ لنورہ سے انکی اولاد و محبت مراد ہے۔ اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جس کو علامہ جلال الدین نے ذکر کیا ہے کہ انس بن مالک اور بریدہ سے ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسول نے اسکے بعد والی آیت فی بیوت اذن اللہ کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے عرض کی یا حضرت اس گھر مراد ہیں آپنے فرمایا کہ انبیاء کے گھر یہ سنکر حضرت ابوبکر اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت علی اور فاطمہ کے گھر کی طرف اشارہ کرکے عرض کی یا رسول کیا یہ گھر (باقی بر صفحہ ۵۶۶)

زَيْتُهَا يُضِيٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي

(بلکہ بیچوں بیچ میدان میں) اُسکا تیل (ایسا شفاف ہو کہ) اگرچہ آگ اُسے چھوئے بھی نہیں تاہم ایسا معلوم ہو کہ

اللَّهُ لِنُورِهِۦ مَن يَشَآءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ

آپ ہی آپ روشن ہو جائیگا (غرض ایک نور نہیں بلکہ) نور علی نور (نور کی نور پر بوچھاڑ ہی ہے) خدا اپنے نور کیطرف جسے چاہتا ہے

وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣٥﴾ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ

ہدایت کرتا ہے اور خدا لوگوں کے سمجھانے کیواسطے مثلیں بیان کرتا ہے اور خدا تو ہر چیز سے خوب واقف ہے وہ قندیل ان گھروں میں روشن ہے

وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُۥ يُسَبِّحُ لَهُۥ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ﴿٣٦﴾

جنکی نسبت خدا نے حکم دیا ہے کہ انکی تعظیم کیجائے اور انمیں اُسکا نام لیا جائے جن میں صبح و شام وہ لوگ اُس کی تسبیح

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ

کیا کرتے ہیں ایسے لوگ لہ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ تو تجارت

الصَّلَوٰةِ وَإِيتَآءِ الزَّكَوٰةِ ۙ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ

ہی غافل کر سکتی ہے نہ (خرید و) فروخت (کا معاملہ کیونکہ) وہ لوگ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں

الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ﴿٣٧﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا۟ وَ

(خوف کے مارے) دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی (اُسکی عبادت اسلئے کرتے ہیں) تاکہ خدا انمیں اُنکے اعمال کا

يَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾

بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے اور اپنے فضل (و کرم) سے کچھ اور زیادہ بھی دے اور خدا تو جسے چاہتا ہے

وَالَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَعْمَٰلُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ

بیحساب روزی دیتا ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کی کارستانیاں (ایسی ہیں) جیسے ایک چٹیل میدان

الظَّمْـَٔانُ مَآءً ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَهُۥ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَوَجَدَ

کا چمکتا ہوا ریتا کہ پیاسا اُسکو دور سے تو پانی خیال کرتا ہے یہانتک کہ جب اُسکے پاس آیا تو اُسکو کچھ بھی نہ

اللَّهَ عِندَهُۥ فَوَفَّىٰهُ حِسَابَهُۥ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾

پایا (اور پیاس سے تڑپ کے مر گیا) اور خدا کو اپنے پاس موجود پایا تو اُسنے اُسکا حساب (کتاب) پورا پورا چکا دیا اور خدا

بقیہ حاشیہ
(صفحہ گذشتہ)
بھی انھیں گھروں میں ہے آپ نے فرمایا ہاں بلکہ انمیں یہی سب سے بہتر و افضل ہے دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ سطر ۳۰ مطبوعہ مصر اور اس روایت کو ثعلبی نے بھی ذکر کیا ہے۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) خدا کے نور کا اصل مشبہ بہ تو حسن بصری کے قول سے گذشتہ صفحہ میں معلوم ہو چکا کہ خدا کے نور کی تشبیہ کسی چیز سے ہو ہی نہیں سکتی مگر پھر بھی سمجھانے کے واسطے کوئی نور ماننا پڑے گا تو نور کی تشبیہ چراغ سے ہے اور وہ بھی طاق میں رکھا ہوا جس کی روشنی منتشر نہ ہو پھر اس پر صاف شفاف شیشہ رکھا ہوا اور تیل بھی ہو تو زیتون کا جس کی روشنی تمام دنیا کے تیلوں سے زیادہ صاف ہوتی ہے، اُس پر لطف یہ کہ جتنے مصالح اس کے ہیں اور کسی کے نہیں کھانے میں یہ کام آئے ملنے میں یہ دوا میں یہ جلانے میں یہ اور وہ بھی جو درخت بیچ باغ میں ہو نہ پچھم کنارے نہ پورب بلکہ اور درختوں کے بیچ میں سایہ پرورد ہو اسکا تیل اور عمدہ ہوگا اور جلتا بھی ہے تو ایسے گھر میں جہاں لوگ خدا کی عبادت کے سوا کوئی کام ہی نہیں کرتے۔ ۱۲

۱۲-۱۲-۱۲

۱۲-۱۲

۱۲

کفار کی کارستانیوں کی تشبیہ

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ

تو بہت جلد حساب کر نیوالا ہے یا دکافروں کے اعمال کی مثال) اُس بڑے گہرے دریا کی تاریکیوں کی سی ہے جیسے ایک لہر اُسکے اُوپر

مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ

دوسری اُسکے اُوپر برابر تہ بہ تہ اُٹھا کے ہوئے (غرض تاریکیاں ہیں کہ ایک کے اُوپر ایک اندھی چلی آتی ہیں) اسطرح کہ

يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ

اگر کوئی شخص اپنا ہاتھ نکالے تو (شدت تاریکی سے) اُسے دیکھ نہ سکے اور جسے خود خدا ہی نے ہدایت کی (روشنی نہ

مِنْ نُّوْرٍ ع ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

دی ہو تو (سمجھ لو کہ) اسکے لئے کہیں کوئی روشنی ہی نہیں ہے[1] (اے شخص) کیا تو نے اتنا بھی نہیں دیکھا کہ جتنی مخلوقات

الْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰۗفّٰتٍ ۭ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ

سارے آسمان و زمین میں ہے اور پرند جو پھیلائے (غرض سب) اُسی کی تسبیح کیا کرتے ہیں سب کے سب اپنی نماز اور اپنی

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

تسبیح کا طریقہ خوب جانتے ہیں اور جو کچھ یہ کیا کرتے ہیں خدا اس سے خوب واقف ہے اور سارے آسمان و زمین کی سلطنت خاص خدا ہی کی

وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ

ہے اور خدا ہی کیطرف (سبکو) لوٹ کر جانا ہے کیا تو نے اس پر بھی نہیں نظر کی کہ یقیناً خدا ہی ابر کو چلاتا ہے پھر وہی باہم

يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ

اسے جوڑتا ہے پھر وہی اُسے تہ بہ تہ رکھتا ہے تب تو بارش اُسکے درمیان سے نکلتے ہوئے دیکھتا ہے اور آسمان

مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ

میں جو (جمے ہوئے بادلوں کے) پہاڑ ہیں اُن میں سے وہی اُسے برساتا ہے پھر اُنھیں

فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَاۗءُ ۭ يَكَادُ سَنَا

جس (کے سر) پر چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے اور جس (کے سر) سے چاہتا ہے ٹال دیتا ہے، قریب ہے کہ

بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۝ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ

اُس کی بجلی کی کوند آنکھوں کی روشنی اُچکے لیے جاتی ہے، خدا ہی رات اور دن کو پھیر بدل کرتا رہتا ہے،

[1] جس طرح خدا کے نور کی تشبیہ اس سے بہتر نہیں ہو سکتی اسی طرح کفر کی تاریکی کی تشبیہ اس سے بہتر نہیں ممکن ایک تو اندھیری رات اس پر گہرا ابر اور پھر دریا کی تہ میں ایک شخص ہو اور دریا میں طوفان ہو کہ لہروں پر لہریں آرہی ہوں بھلا اس شخص کی تاریکی کی کوئی حد ہو سکتی ہے۔ ۱۲

فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ

بے شک اس میں آنکھ والوں کے لئے بڑی عبرت ہے اور خدا ہی نے تمام زمین پر چلنے والے جانوروں

مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ

کو پانی [1] سے پیدا کیا اُن میں سے بعض تو ایسے ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض اُن میں سے ایسے

عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا

ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض اُن میں سے ایسے ہیں جو چار پایوں پر چلتے ہیں خدا جو چاہتا ہے پیدا

يَشَآءُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ

کرتا ہے اسمیں شک نہیں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے ہم ہی نے یقیناً واضح و روشن آیتیں نازل

مُّبَيِّنٰتٍ ۚ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾

کیں اور خدا ہی جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت کرتا ہے اور (کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو)

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى

کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے اطاعت قبول کی، پھر اسکے بعد ان

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

میں سے کچھ لوگ (خدا کے حکم سے) منہ پھیر لیتے ہیں اور (سچ یوں ہے کہ) یہ لوگ ایماندار تھے ہی نہیں،

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ

اور جب وہ لوگ خدا اور اُسکے رسول کیطرف بلائے جاتے ہیں تاکہ رسول اُنکے آپس کے جھگڑے کا فیصلہ کردیں

مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ

تو اُن میں کا ایک فریق روگردانی کرتا ہے اور (اصل یہ ہے کہ) اگر حق اُنکی طرف ہوتا تو گردن جھکائے (چپکے) رسول کے

مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ

پاس دوڑے ہوئے آتے کیا اُنکے دل میں (کفر کا) مرض (باقی) ہے یا شک میں پڑے ہیں یا اس بات سے ڈرتے ہیں

يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۚ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾

کہ (مبادا) خدا اور اُس کا رسول اُن پر ظلم کر بیٹھے گا، (یہ سب کچھ نہیں) بلکہ یہی لوگ ظالم ہیں،

الرکوع ۶ ۱۰ ۱۲

ہر جاندار پانی سے پیدا ہوا

[1] بعض مفسرین نے پانی سے نطفہ مراد لیا ہے مگر اس صورت میں دابہ سے صرف انسان اور چار پائے وغیرہ مراد ہو سکتے ہیں، کیونکہ بہتیرے حشرات الارض مٹی وغیرہ سے پیدا ہوتے ہیں مگر سچ یہ ہے کہ سارے عالم کی بنیاد پانی ہی ہے کیونکہ سب سے پہلے خدا نے پانی کو پیدا کیا اس میں تموج ہوا اور پھین نکل کر منجمد ہوا اُس سے بنی زمین اُسی کے بعد اور چیزیں اس کی تفصیل دیکھئے نہج البلاغہ مجموعہ خطبات امیر المؤمنین علیؑ بن ابی طالب میں۔ ۱۲

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ

ایمانداروں کا قول تو بس یہ ہے کہ جب اُنکو خدا اور اُسکے رسول کے پاس بلایا جاتا ہے تاکہ اُنکے

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ

باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کردیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے (حکم) سُنا اور (دل سے) مان لیا، اور یہی لوگ (آخرت میں)

الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ

کامیاب ہونیوالے ہیں اور جو شخص خدا اور اسکے رسول کا حکم مانے اور خدا سے ڈرے اور اُس (کی

وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ

نافرمانی) سے بچتا رہے گا تو ایسے ہی لوگ اپنی مراد کو پہنچیں گے اور (اے رسول) ان (منافقین) نے

أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ

(تمہاری اطاعت کی) خدا کی سخت سے سخت قسمیں کھائی ہیں کہ اگر تم انہیں حکم دو تو بلاعذر گھر بار چھوڑ کر نکل کھڑے ہوں تم کہدو

مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾ قُلْ أَطِيعُوا

کہ قسمیں نہ کھاؤ دستور کیموافق اطاعت (اس سے) بہتر ہے اور بیشک تم جو کچھ کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ

اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ

خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو پھر بھی اگر تم سرتابی کروگے تو بس رسول پر اتنا ہی (تبلیغ) واجب ہے جسکے وہ

وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى

ذمہ دار کئے گئے ہیں اور جسکے ذمہ دار تم بنائے گئے ہو تم پر واجب ہے اور اگر تم اُسکی اطاعت کروگے تو ہدایت پاؤگے اور رسول پر تو صرف

الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

صاف طور پر (احکام کا) پہنچانا فرض ہے (اے ایماندارو) تم میں سے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے

مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا

اچھے کام کئے اُن سے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ اُنکو (ایک نہ ایک دن) روئے زمین پر ضرور (اپنا) نائب مقرر کریگا

اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي

جس طرح ان لوگوں کو نائب بنایا جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں اور جس دین کو اُس نے انکے لئے پسند فرمایا ہے

لہ اگرچہ اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے اشارہ اس جھگڑے کی طرف ہے جو بشر منافق اور ایک یہودی میں تھا اور یہودی حضرت رسولؐ کے حق فیصلہ کرنے اور اپنے حق ہونے کی وجہ سے آپ کو حکم قرار دینا چاہتا تھا اور بشر کعب بن اشرف یہودی کو۔ مگر صاحب کشاف و بیضاوی نے تصریح کی ہے کہ یہ قصہ علیؑ ابن ابیطالب اور مغیرہ بن وائل کا ہے اور مغیرہ نے حضرت کو حکم قرار دینے سے انکار کیا تھا اور خواہ مخواہ ظلم کا الزام لگایا تھا اور بخی نے روایت کی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؑ سے ایک زمین خریدی تھی اور اُس میں پتھر نکل آنے کی وجہ سے واپس کرنا چاہا حضرت علیؑ نے انکار کیا اور اپنا حکم حضرت رسولؐ کو قرار دیا اس پر حکم بن ابی العاص نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ تم اسکو نہ مانو کیونکہ رسول اللہ اپنے چچازاد بھائی کے خلاف ہرگز نہ کریں گے اسی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ سہ یہ بھی انھیں لوگوں کا ذکر ہے جنھوں نے حضرت رسولؐ کے دربار میں جانے سے انکار کیا تھا ۱۲

ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ

(اسلام) اُس پر انھیں ضرور ضرور پوری قدرت دیگا اور اُنکے خائف ہونیکے بعد (اُنکے ہراس کو) امن سے ضرور بدل دیگا کہ وہ

لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

(اطمینان سے) میری ہی عبادت کرینگے اور کسی کو ہمارا شریک نہ بنائینگے اور جو شخص اسکے بعد بھی ناشکری کرے تو

الْفٰسِقُوْنَ ۝۵۵ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا

ایسے ہی لوگ بدکار ہیں اور (اے ایماندارو) نماز پابندی سے پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (دل سے) رسول

الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۵۶ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور (اے رسول) تم یہ نہ خیال کرو کہ کفار (اِدھر اُدھر) زمین میں

مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۵۷

(پھیل کر ہمیں) عاجز کر دینگے (یہ خود عاجز ہو جائینگے) اور اُنکا ٹھکانا تو جہنم ہے اور کیا بُرا ٹھکانا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

اے ایماندارو تمھاری لونڈی غلام اور وہ لڑکے جو ابھی تک بلوغ کی حد تک نہیں پہنچے ہیں انکو بھی

وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ

چاہیئے کہ (دن رات میں) تین مرتبہ (تمھارے پاس آنے کی) تم سے اجازت لے لیا کریں (تب آئیں ایک)

الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ

نماز صبح سے پہلے اور (دوسرے) جب تم (گرمی سے) دوپہر کو (سونے کے لئے معمولاً) کپڑے اتار دیا کرتے

صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۚ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ

ہو اور (تیسری) نماز عشا کے بعد (یہ تین وقت) تمھارے پردے کے ہیں ان اوقات کے علاوہ (بے اذن

جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ

آنے میں) نہ تم پر کوئی الزام ہے نہ اُن پر (کیونکہ) ان اوقات کے علاوہ میں (بضرورت یا بیضرورت) لوگ ایک دوسرے کے پاس چکر لگایا

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۸

کرتے ہیں یوں خدا (اپنے احکام) تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے اور خدا تو بڑا واقف کار حکیم ہے۔

خاص اوقات میں لڑکوں سے بھی پردہ کرو

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا

اور (اے ایماندارو) جب تمہارے لڑکے حد بلوغ کو پہنچیں تو جس طرح اُنکے قبل (بڑی عمر والے (گھر میں آنیکی)

اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ

اجازت لے لیا کرتے تھے اُسی طرح یہ لوگ بھی اجازت لے لیا کریں یوں خدا اپنے احکام صاف صاف

اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۹ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ

بیان کرتا ہے اور خدا تو بڑا واقف کار حکیم ہے، اور بڑی بوڑھی عورتیں جو (بڑھاپے کی وجہ سے نکاح

لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ

کی خواہش نہیں رکھتیں وہ اپنے کپڑے (دوپٹہ وغیرہ) اتار کر (سر ننگا کر) ڈالیں تو اسمیں اُن پر کوئی گناہ

ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ

نہیں ہے بشرطیکہ اُن کو اپنا بناؤ سنگار دکھانا منظور نہیں اور (اس سے بھی) باچیں تو اُن کے لئے اور بہتر

لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۶۰ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ

ہے اور خدا تو (سب کی سب کچھ) سنتا جانتا ہے، اس بات میں نہ تو اندھے آدمی کے لئے مضائقہ

وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا

ہے اور نہ لنگڑے آدمی پر کچھ الزام ہے، اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے اور نہ خود تم

عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

لوگوں پر کہ اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے باپ دادا نانا وغیرہ کے

اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ

گھروں سے یا اپنی ماں دادی نانی وغیرہ کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں

اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں

عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ

سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا

بہت بوڑھی عورتیں جنکے سر ہ رکھنے میں

کھانے کی تہذیب

اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

اس گھر سے جس کی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں ہیں ۱؎ یا اپنے دوستوں (کے گھروں) سے اُس میں بھی تم پر

جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ

کوئی الزام نہیں کہ سب کے سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ پھر جب تم گھروں میں جانے لگو

بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

(اور وہاں کسی کو نہ پاؤ) تو خود اپنے ہی اُوپر سلام کر لیا کرو جو خدا کی طرف سے ایک

مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ

مبارک پاک اور پاکیزہ تحفہ ہے خدا یوں (اپنے) احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

تاکہ تم سمجھو، سچے ایماندار تو صرف وہ لوگ ہیں جو خدا اور اُس کے رسول پر ایمان

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ

لائے اور جب کسی ایسے کام کے لئے جسمیں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہے رسول کے پاس

لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

ہوتے ہیں تو جب تک اُس سے اجازت نہ لے لی نہ گئے (اے رسول) جو لوگ تم سے ایسی بات میں،

يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

اجازت لے لیتے ہیں وہی لوگ (دل سے) خدا اور اُس کے رسول پر ایمان لائے ہیں،

وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ

تو جب یہ لوگ اپنے کسی کام کے لئے تم سے اجازت مانگیں تو تم ان میں سے جس کو ۲؎

فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ

(مناسب خیال کرکے) چاہو اجازت دیدیا کرو اور خدا سے اُس کی بخشش کی دُعا بھی کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ

بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے (اے ایماندارو) جس طرح تم میں سے ایک دوسرے کو (نام لیکر)

۱؎ خداوند عالم نے یہ بھی ایک نہایت عمدہ طریقہ مسلمانوں میں اتحاد قائم کرنے اور تکبر کے کم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اور واقعی اگر اہل اسلام ان قواعد کو برتیں اور باہم بے تکلفی سے ایک دوسرے کے یہاں کھالیا کریں تو یقیناً اتحاد اعلیٰ درجہ کا ہو جائے پھر رئیس غریب کے ساتھ اور تندرست اندھے لنگڑے بیمار کے ساتھ کھالے تو انکسار کی اچھی خاصی مثال پیدا ہو جائے اسی طرح زمانہ کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص کسی تقریب میں جانے لگا تو اپنے عزیز یا احباب میں سے جس پر اُسے وثوق ہو کنجی اپنے مکان کی دے جاتا ہے اور اُس کا مقصود یہی ہوتا ہے کہ تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو بے تامل لے لینا اور اگر وہ شخص اتفاقاً کچھ لے لیتا ہے تو مکان والا خوش ہو جاتا ہے چنانچہ فتح موصل کی حکایت مشہور ہے کہ اُسنے اپنے ایک دوست کی کنیز سے تھیلی منگوا کر دو درہم نکال لیے تھے جب اُسکا دوست آیا اور یہ ماجرا سُنا تو خوشی کے مارے کنیز کو آزاد کر دیا سچ ہے ؎

یاراں بجاں مضائقہ باہم نمی کنند
آخر گہے بمال جدائی چرا کنند

مگر افسوس اس زمانہ کے لوگ قرآن کی تعلیم کے بالکل خلاف عملدرآمد کرتے ہیں اور اسی کی بدولت تنزل کی انتہا تک پہنچ گئے ہیں۔ ۱۲

۲؎ جنگ احد کے ایک روز قبل حنظلہ بن عباس نے حضرت سے اجازت لیکر عقد کیا اور دوسرے دن لڑائی میں شریک ہو کر شہید ہوئے اُن ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

آپس میں پکارنے کی طرح رسول کو نہ پکارو

بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

بلایا کرتا ہے اس طرح آپس میں رسول کا بلانا نہ سمجھو خدا ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو تم میں سے آنکھ بچا

يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ

کے (پیغمبر کے پاس سے) کھسک جاتے ہیں تو جو لوگ اُس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اُن کو

عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ

اس بات سے ڈرتے رہنا چاہیئے کہ (مبادا) اُن پر کوئی مصیبت آپڑے یا اُن پر کوئی دردناک

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۶۳ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ

عذاب نازل ہو خبردار جو کچھ سارے آسمان وزمین میں ہے سب (یقیناً) خدا ہی کا ہے جس

الْاَرْضِ ۭ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ۭ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ

حالت پر تم ہو خدا خوب جانتا ہے اور جس دن اُس کے پاس یہ لوگ لوٹا کر لائے جائینگے تو

اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۶۴ ع

جو کچھ ان لوگوں نے کیا کرایا ہے بتا دیگا، اور خدا تو ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

اٰیاتُھا (۲۵) سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ (۴۲) رُکُوْعاتُھا

سورۂ فرقان لہ مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ

خدا بہت بابرکت ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر قرآن نازل کیا، تاکہ سارے

لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَۨا ۝۱ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

جہان کے لئے (خدا کے عذاب سے) ڈرانے والا ہو وہ خدا کہ سارے آسمان وزمین کی بادشاہت

الْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ

اُسی کی ہے اور اُس نے (کسی کو) نہ (اپنا) لڑکا بنایا اور نہ سلطنت میں اُس کا کوئی شریک ہے

لہ اس سورہ میں خدا نے حضرتؐ کی رسالت اپنا بے اولاد ہونا، ہر چیز کا خالق خدا ہی ہے، کفار مکہ کی شرارت جہنم والوں کی حالت، دنیا ہر شخص کے امتحان کی جگہ ہے قیامت کا تذکرہ اور کفار کی حسرت، قیامت میں رسولؐ کا استغاثہ، حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کا تذکرہ، عاد و ثمود کا قصہ، کفار کے رسولؐ پر اعتراضات شب و روز کی تقسیم، آسمان و زمین وغیرہ چھ دن میں پیدا ہوئے خاص بندوں کی صفت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ ۱۲

۱۲-۱۲-۱۲
۱۲-۱۲
۱۲

خدا کی کوئی اولاد نہیں

فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ۝ وَ

اور ہر چیز کو اُسی نے پیدا کیا پھر اُسے اندازے سے درست کیا اور لوگوں نے اُسکے سوا

اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَّا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَّهُمْ

دوسرے دوسرے معبود بنا رکھے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے ہیں بلکہ وہ خود دوسرے

يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا

کے پیدا کئے ہوئے ہیں اور وہ خود اپنے لئے بھی نہ نقصان پر قابو رکھتے ہیں نہ نفع پر،

وَّلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُورًا ۝ وَقَالَ

اور نہ موت ہی پر اختیار رکھتے ہیں اور نہ زندگی پر اور نہ مرنے کے بعد جی اٹھنے پر اور جو لوگ

الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرٰىهُ وَ

کافر ہو گئے بول اُٹھے کہ یہ (قرآن) تو نرا جھوٹ ہے جسے اُس شخص (رسولؐ) نے اپنے جی سے

اَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُونَ ۚ فَقَدْ جَآءُوا ظُلْمًا وَّزُورًا ۝

گھڑ لیا اور کچھ اور لوگوں نے اس افترا پردازی میں اُسکی مدد بھی کی ہے تو یقیناً خود اُن ہی لوگوں نے

وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ

ظلم و فریب کیا ہے اور (یہ بھی) کہا کہ (یہ تو) اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں جسے اُسنے کسی سے لکھوالیا ہے

بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ۝ قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي

پس وہی صبح و شام اُس کے سامنے پڑھا جاتا ہے (اے رسولؐ تم کہدو کہ اس کو اس نے نازل کیا

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ وَقَالُوا

ہے جو سارے آسمان و زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ بیشک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور ان لوگوں نے

مَالِ هٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ۙ

(یہ بھی) کہا کہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں [۲] میں چلتا پھرتا ہے اُسکے پاس کوئی فرشتہ

لَوْلَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا ۝ أَوْ

کیوں نہیں نازل ہوا تاکہ وہ بھی اُسکے ساتھ (خدا کے عذاب سے) ڈرانیوالا ہوتا یا (کم سے کم) اُسکے پاس

[۱] جس طرح انسان کے پیٹ میں رہنے، دودھ پینے، بالغ ہونے، نشوونما پانے، عقل کی ترقی کرنے، بڑھاپا آنے پر مرنے کا ایک اندازہ ہے اُسی طرح تمام موجودات عالم میں ہر ایک کی حد بندھی ہوئی ہے ۱۲

[۲] اس زمانے کی حالت تو اس سے بھی بدتر ہے کہ معمولی علماء جن کو حضرت کلامؐ کی خاک سے بھی کوئی نسبت نہیں بازاروں میں جاتا اور کوئی سودا لانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں، بلکہ اس سے بالاتر امور میں مبتلا ہیں، پیدل چلنا بلند آواز سے بولنا ہنسنا قوت کا کوئی کام کرنا خلاف نزاکت باتیں شان عالمیت کے خلاف سمجھی جاتی ہیں خدا رحم کرے ۱۲

يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ

خزانہ ہی (آسمان سے) گرا دیا جاتا (اور نہیں تو) اسکے پاس کوئی باغ ہی ہوتا کہ اُس سے کھاتا (پیتا) اور یہ

الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ اُنْظُرْ

ظالم (کفار مومنوں سے) کہتے ہیں کہ تم لوگ تو بس ایسے آدمی کی پیروی کرتے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے (اے رسول) ذرا

كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

دیکھو تو کہ ان لوگوں نے تمہارے لئے کیسی کیسی پھبتیاں گھڑی ہیں اور گمراہ ہو گئے تو اب لوگ کسی طرح

سَبِيْلًا ۝ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ

راہ پر آ ہی نہیں سکتے خدا تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے ۱۵ تو (ایک باغ کیا چیز ہے) اس سے بہتر بہتیرے

ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ

ایسے باغات تمہارے واسطے پیدا کر دے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں اور (باغات کے علاوہ اُن میں)

قُصُوْرًا ۝ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ

تمہارے واسطے محل بنا دے (یہ سب کچھ نہیں) بلکہ (سچ یوں ہے کہ) ان لوگوں نے قیامت ہی کو جھوٹ سمجھا

بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا

ہے اور جس شخص نے قیامت کو جھوٹ سمجھا اُسکے لئے ہمنے جہنم کو (دہکا کے) تیار کر رکھا ہے کہ جب جہنم ان لوگوں کو

تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ

دور سے دیکھیگی تو (جوش کھائیگی اور) یہ لوگ اُسکے جوش و خروش کی آواز سُنیں گے اور جب یہ لوگ زنجیروں سے جکڑ کر اُسکی کسی تنگ جگہ

دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا

میں جھونک دیے جائینگے تو اُسوقت موت کو پکاریگے (اُسوقت اُن سے کہا جائیگا) آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بلکہ بہتیری موتوں

ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ

کو پکارو (مگر اس سے کچھ ہونیوالا نہیں) (اے رسول) تم پوچھو تو کہ یہ جہنم بہتر ہے یا ہمیشہ رہنے کا باغ (بہشت) جسکا پرہیزگاروں

الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ۝ لَهُمْ فِيْهَا

سے وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ ان (کے اعمال) کا صلہ ہوگا اور آخری ٹھکانا، جس چیز کی وہ خواہش کرینگے اُنکے

۱۵ اسی کی مؤید ایک روایت ہے کہ جب رضوان خازن جنت دُنیا کے خزانوں کی کنجیاں لے کر آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ خدا نے عطا کی ہیں اور فرمایا ہے کہ میں تمہارے رتبہ میں کسی طرح کمی نہ کروں گا۔ تو آپ نے مشورہ طلب نگاہوں سے حضرت جبرئیل کی طرف دیکھا، جبرئیل نے زمین یعنی خاکساری کی طرف اشارہ کیا تو آپ نے فرمایا اے رضوان مجھے اس کی ضرورت نہیں میں فقیری کو زیادہ دوست رکھتا ہوں تاکہ اُس کا بندۂ صابر و شاکر رہوں۔ ۱۲

جہنم والوں کی حالت

مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿۱۶﴾

لئے وہاں موجود ہوگی (اور) وہ ہمیشہ (اسی حال میں) رہینگے یہ تمہارے پروردگار پر (ایک لازمی اور) مانگا ہوا

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ

وعدہ ہے اور جس دن خدا اُن لوگوں کو اور جس کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پرستش کیا کرتے ہیں (اسکو) جمع کریگا،

ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا

اور پوچھے گا کیا تم ہی نے ہمارے ان بندوں کو گمراہ کر دیا تھا یا یہ لوگ خود راہ راست سے بھٹک گئے

السَّبِيْلَ ﴿۱۷﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ

تھے، (انکے معبود) عرض کرینگے سبحان اللہ (ہم تو خود تیرے بندے تھے) ہمیں یہ کسی طرح زیبا نہ تھا کہ ہم تجھے چھوڑ

نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ

کر دوسرے کو اپنا سرپرست بناتے (پھر اپنے کو کیونکر معبود بناتے) مگر بات تو یہ ہے کہ تو ہی نے انکو اور اُنکے باپ

اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ

دادوں کو چین دیا یہاں تک کہ ان لوگوں نے (تیری) یاد بھلا دی اور یہ خود ہلاک ہونیوالے لوگ تھے تب

كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا

(کافروں سے کہا جائیگا کہ) تم جو کچھ کہہ رہے ہو اُس میں تو تمہارے معبودوں نے تمھیں جھٹلا دیا تو اب تم نہ (ہمارے عذاب کے)

نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَمَآ

ٹال دینے کی سکت رکھتے ہو نہ کسی سے مدد لے سکتے ہو اور (یاد رکھو) تم میں سے جو ظلم کریگا ہم اُسکو بڑے (سخت) عذاب

اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ

(کا مزا) چکھائیں گے اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ سب کے سب یقیناً بلاشک کھانا کھاتے

الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ

تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں سے ایک کو ایک کا (ذریعہ) آزمائش [1]

لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾ ع

بنایا (مسلمانو!) کیا تم اب بھی صبر کرتے ہو (یا نہیں) اور تمہارا پروردگار (سب کی) دیکھ بھال کر رہا ہے۔

[1] جس طرح دُنیا کے لوگوں کی مختلف حالتیں کسی کا غریب ہونا کسی کا امیر، کوئی کافر کوئی مومن امتحان کی غرض سے ہے اسی طرح انبیاء اور خاصان خدا کا امتحان امت کی ایذا دہی اور تبلیغ احکام کی زحمت پر صبر بھی امتحان ہے۔ اسی طرح امت کا احکام رسول کو ماننا بھی امتحان ہے۔ ۱۲